



JIHĀT-UL-ISLĀM
Vol: 14, Issue: 02, January –June 2021

OPEN ACCESS
JIHĀT-UL-ISLĀM
pISSN: 1998-4472
eISSN: 2521-425X
www.jihat-ul-islam.com.pk

اباحت اصلیه کا اصول اور اس کی وسعت - ایک تحقیقی جائزہ
**The Principle of Ibaḥat-e-Aṣḥiah (Permissibility by Default)
and its Scope -A Research Based Study**

*Dr. Numan Anwar. **

Shariah Advisor, Global Halal Services, Pakistan.

*Dr. Hafiz Abdul Basit Khan***

Assistant Professor, Sheikh Zayd Islamic Centre, University of the Punjab, Lahore.

Abstract

Islam is a complete system of life. Allah Almighty has made some things lawful and some unlawful. But there are many things in the universe that are permissible and there are no explicit texts about them. The research question that has been addressed in this article is that what are the limits, scope, importance and modern application of this principle: Ibaḥat-e-Aṣḥiah (Permissibility by Default) especially in the context of ḥalāl food and cosmetic industry. The writers at first has provided its explanation in the light of Qur'an and Sunnah and the sayings and opinions of the jurists. Then, exceptions of this principle have been discussed in full length. And finally, some important rules regarding the application of the said rule with modern examples have been also discussed. As a result, it is understood that there is real immorality in things and the things that have been declared ḥalāl by the Shari'ah are ḥalāl, and the things that have been declared ḥarām by the Shari'ah are ḥarām. Moreover, the things that have been silenced, If no ruling has been given about them, it will be permissible. Considering something as illegitimate or ḥarām simply because it is not mentioned or due to lack of evidence is contrary to the Shari'ah and deviates from the system of status and sanctity prescribed by Islam, because the silence of the Shari'ah on something is itself an



indication that the thing is permissible. In Islam, the status of a Shari'ah belongs only to Allah (SWT) and Muhammad (peace be upon him). In order to give the believers an orderly life, certain things that were harmful to them have been declared harām.

Keywords: *Halāl, harām, Shari'ah, halāl food, cosmetic, principle, evidence.*

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور یہی وجہ ہے کہ زندگی کا کوئی بھی گوشہ ایسا نہیں ہے جس کے متعلق اسلام نے رہنمائی نہ کی ہو۔ اشیاء کی تحلیل و تحریم کے حوالے سے اسلام نے جو اصول تشریع مقرر کئے ہیں ان میں پہلا اصول یہ مقرر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ تمام چیزیں مباح ہیں۔ حرام اور واجب صرف وہ چیزیں ہیں جن کی حرمت یا وجوب کے بارے میں صحیح اور صریح نص وارد ہو چکی ہو، اگر کسی شے کی حرمت و وجوب کے حوالے سے صحیح اور صریح نص نہ پائی جاتی ہو تو وہ چیز مباح تصور کی جائے گی۔ دنیا کے تمام نظام قانون کا ایک بنیادی اصول ہے کہ اشیاء و افعال اپنی اصل کے اعتبار سے مباح اور جائز ہیں، پھر ان اشیاء میں سے جو لازمی طور پر مطلوب یا ممنوع ہوتی ہیں خود ان کو یا ان کی علت کو نصوص میں بیان کر دیا جاتا ہے ان کے علاوہ باقی اشیاء کو مباح کے طور پر مطلق چھوڑ دیا جاتا ہے۔ ایسی مباح اشیاء کے کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں لوگوں کو اختیار ہوتا ہے، اور ان کے کرنے یا نہ کرنے پر شرعی لحاظ سے کوئی مؤاخذہ نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ قوانین کی تشکیل میں کہیں بھی مباح امور کا احاطہ نہیں کیا جاتا بلکہ صرف لازمی و حرام امور کا احاطہ کیا جاتا ہے۔

اسلام کے قانون سازی کے اصولوں میں قلت تکلیف ایک بنیادی اصول ہے یہی وجہ ہے اس میں محرمات و واجبات کا دائرہ مباح اور جائز امور کے مقابلے میں تنگ اور محدود ہے، کیونکہ محرمات اور واجبات وہ امور ہوتے ہیں جن کا انسان لازمی طور پر پابند ہوتا ہے۔ فطری طور پر انسان چونکہ آزاد منش پیدا ہوا ہے، زیادہ پابندیوں سے کتراتا ہے اور آسانیوں کی طرف زیادہ مائل ہوتا ہے، اس لئے اسلام نے واجبات و ممنوعات کے احکام کا غیر ضروری بوجھ انسان پر نہیں ڈالا بلکہ چند محدود اشیاء و امور جن کا کرنا یا نہ کرنا انسان کی دینی و دنیوی فلاح کے لئے نہایت ضروری تھا کا پابند ٹھہرایا اور باقی اشیاء کو انسانی اختیار پر چھوڑتے ہوئے مباح قرار دے دیا ہے۔ یعنی اسلام کے مطابق زمین و آسمان کی تمام اشیاء بنی نوع انسان کے انتفاع کے لئے تخلیق کی گئی ہیں جس کا تقاضہ ہے کہ زمین و آسمان کی تمام اشیاء مباح الاصل ہوں سوائے ان اشیاء کے جن کے کرنے یا نہ کرنے کا انسان کو پابند ٹھہرایا گیا ہے۔ اس تصور کو نظریہ (قاعدہ) اباحت اصلیہ (اشیاء میں اصل اباحت) کے عنوان سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

قاعدہ سے متعلق تعبیرات

قاعدہ اباحت اصلیه (اشیاء میں اصل اباحت ہے) کو اصول فقہ، قواعد فقہ اور دیگر کتب میں مختلف الفاظ سے تعبیر کیا گیا ہے جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

الأصل في الأشياء الإباحة۔¹

”اشیاء میں اصل جواز (جائز ہونا) ہے۔“

ان الاصل في الاشياء الإباحة وان الحرمة بالنهي عنها شرعا۔²

”اشیاء میں اصل جواز (جائز ہونا) ہے اور حرمت (ممانعت) صرف شرعی دلیل سے ہوگی۔“

الأشياء على الإباحة حتى يرد الشرع بالمنع۔³

”چیزیں اس وقت تک جائز ہیں جب تک شرعی ممانعت نہ ہو۔“

الأمر أصلها الإباحة حتى يثبت الحظر۔⁴

”جب تک ممانعت شرعی ثابت نہ ہو، تمام امور میں جواز ہی اصل ہے۔“

الأصل في المنافع الإذن و في المضار المنع۔⁵

”مفید چیزوں میں اصل اجازت ہے اور نقصان دہ چیزوں میں اصل ممانعت ہے۔“

قاعدہ اباحت کی مذکورہ بالا تمام تعبیرات کے الفاظ اور ان کی ترتیب میں اگرچہ تھوڑا بہت اختلاف پایا جاتا ہے، مگر سب کا مقصود ایک ہی ہے کہ جب تک کسی شے کی حرمت کسی دلیل شرعی سے ثابت نہ ہو تو وہ حلال مقصود ہوگی۔

زیر بحث قاعدہ اور اس کی توضیح

اس قاعدے کا مطلب یہ ہے کہ جن اشیاء کے بارے میں قرآن و سنت خاموش ہیں، یعنی قرآن و سنت میں جن اشیاء کی حلت و حرمت مذکور نہیں، ایسی اشیاء اپنی اصل کے اعتبار سے مباح اور جائز سمجھی جائیں گی۔ لیکن اگر کسی چیز کے بارے میں دلائل شرعیہ سے کوئی صریح اور واضح حکم موجود ہو تو وہ اس زمرے میں نہیں آئے گی اور نہ ہی اس چیز کو اس اصول کی بنیاد پر مباح کہا جائے گا بلکہ اس کے بارے میں دلائل شریعت سے جو حکم متعین ہے وہی معتبر ہوگا۔ حاصل یہ کہ اگر کسی چیز کی حرمت یا کراہت شرعی دلائل سے ثابت نہ ہو تو اس کو اپنی اصل کے لحاظ سے مباح سمجھا جائے گا۔⁶

قاعدہ کی ضرورت و اہمیت

اس وقت روزمرہ استعمال کی اشیاء میں حرام اور نجس اجزائے ترکیبی (Ingredients) استعمال ہو رہے ہیں۔ بعض مصنوعات میں تو شرعی طور پر مشکوک اجزاء یقیناً پائے جاتے ہیں، بعض میں ان کا احتمال ہے اور بعض کے متعلق صرف افواہیں پھیلانی جا رہی ہیں جن کا شرعاً کوئی اعتبار نہیں۔

لیکن دوسری طرف صورت حال یہ ہے کہ بعض حضرات اور ادارے ہر اس چیز پر اسی قاعدے کو لاگو کر کے افراط کا شکار ہو رہے ہیں اور بعض دیگر اکثر چیزوں میں اس قاعدے کو نظر انداز کر کے خود بھی تفریط کا شکار ہو رہے ہیں اور شکوک و شبہات میں مبتلا کر رہے ہیں۔ ان دونوں فریقوں کے پاس اپنے اپنے دلائل ہیں لیکن یہ دلائل شریعت کے مزاج (اعتدال اور میانہ روی) اور مقاصد سے مطابقت نہیں رکھتے۔

ان حالات میں علمائے کرام پر شرعاً یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اس حوالے سے شریعت کے راہنما اصولوں کے سامنے رکھ کر بھرپور تحقیق کریں اور شریعت مطہرہ کی صحیح تعلیمات سامنے لائیں تاکہ مسلمانوں کو ایک طرف حرام اور ناپاک اشیاء کے استعمال سے بچایا جاسکے اور دوسری طرف غلو فی الدین کے گناہ سے۔

پھر اس حوالے سے درآمد ہونے والی اشیاء اور اجزاء پر تحقیق کی خصوصی ضرورت ہے کیونکہ غیر مسلم حلال و حرام میں کوئی تمیز نہیں کرتے بلکہ وہ اپنے مفادات ہی کو پیش نظر رکھتے ہیں۔ لہذا یہ مسلمانوں کی اپنی ذمہ داری ہے کہ وہ خود کو دینی و دنیوی نقصان سے بچائیں۔⁷

مذکورہ قاعدہ (اشیاء میں اصل اباحت ہے) کسی زمانے کے ساتھ مقید ہے کہ نہیں؟

اکثر و بیشتر اس قاعدے کو کسی خاص زمانے کے ساتھ مقید نہیں کیا جاتا بلکہ عمومی طور پر ذکر کیا جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اس قاعدہ کو ہر زمانے میں پیش نظر رکھا جائے۔

البتہ بعض حضرات اس کو زمانہ فترۃ کے ساتھ خاص کرتے ہیں۔ اس حوالے سے سب سے زیادہ نمایاں نام فخر الاسلام، مزدوئی کا سامنے آیا ہے جنہوں نے اس قاعدے کو صراحتاً نبی آخر الزمان حضرت محمد ﷺ اور حضرت عیسیٰ کے درمیانی زمانے کے ساتھ خاص کیا ہے۔⁸ بعض معاصرین نے بھی یہی رجحان ظاہر کیا ہے۔⁹

لیکن درست یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ قاعدہ عام ہے، کسی زمانے کے ساتھ خاص نہیں، کیونکہ اکثر حضرات نے اس کو کسی زمانے کے ساتھ مقید نہیں کیا۔ اس طرح متداول کتب فقہ میں بہت سے مسائل کی تخریج اسی قاعدے پر بغیر کسی زمانے کے ساتھ مقید کیے کی جاتی ہے۔ چنانچہ تلقی بالقبول بھی اسی کو حاصل ہوئی ہے اور آج تک فتویٰ میں بھی اسی بات کو پیش نظر رکھا جاتا ہے¹⁰۔

باقی رہا یہ استدلال کہ شریعت کے آنے کے بعد دلیل کو دیکھا جائے گا اس میں تو کسی کا اختلاف نہیں۔ جن حضرات نے اس قاعدے کو کسی زمانے کے ساتھ مقید نہیں کیا ان کا مقصد بھی صرف یہی ہے کہ اگر تتبع کے بعد حرمت کی دلیل نہ ملے تو پھر اس قاعدے کے پیش نظر اجازت دی جائے گی¹¹۔

کائنات میں پائی جانیں والی چیزیں اصلاً حلال ہیں یا حرام؟

تین مختلف موقف

اس بات پر اصول فقہ میں تفصیل سے بحث کی گئی ہے کہ کیا:

1. کائنات میں پائی جانے والی تمام چیزیں اصلاً حلال اور مباح ہیں اور حرام ہونے کے لیے شرعی دلیل و ثبوت کی ضرورت ہو گی؟ یا
 2. کائنات میں پائی جانے والی تمام چیزیں اصلاً ممنوع اور حرام ہیں اور حلال ہونے کے لیے شرعی دلیل و ثبوت کی ضرورت ہو گی؟ یا
 3. کائنات میں پائے جانے والی تمام چیزوں کے بارے میں توقف اختیار کیا جائے گا، یعنی کسی چیز کے حلال یا حرام ہونے کا حکم اس وقت تک نہیں لگائیں گے جب تک ہمارے پاس کوئی شرعی دلیل موجود نہ ہو؟
- پہلے کو فقہاء کرام الاصل فی الاشیاء الاباحۃ، دوسرے کو الاصل فی الاشیاء الحرمة، جب کہ تیسرے کو الاصل فی الاشیاء التوقف سے تعبیر کرتے ہیں¹²۔

مذکورہ قاعدہ اور مذاہب اربعہ

فقہ اسلامی کے موجود ذخیروں میں مختلف فقہاء کرام کی طرف مختلف اقوال منسوب کیے گئے، ذیل میں مختلف مسالک کی روشنی میں اس قاعدہ (اصول) کا جائزہ پیش کیا جاتا ہے:

احناف کا موقف

فقہاء احناف کی طرف تینوں موقف (حلال، حرام اور توقف) منسوب کیے جاتے ہیں، تاہم جمہور فقہاء احناف کے نزدیک کائنات میں پائی جانے والی تمام چیزیں اصلاً حلال اور مباح ہیں اور کسی چیز کے حرام ہونے کے لیے شرعی دلیل اور ثبوت کا ہونا ضروری ہے¹³۔

شوافع کا موقف

جمہور شوافع کے ہاں بھی اشیاء میں اصل اباحت ہے اور حرمت کے ثبوت کے لیے دلیل شرعی کی ضرورت ہوگی¹⁴۔

مالکیہ کا موقف

احناف کی طرح مالکیہ کی طرف بھی تینوں اقوال (حلال، حرام اور توقف) منسوب کیے گئے ہیں، تاہم مالکیہ کا رائج مذہب یہی ہے کہ کائنات میں پائی جانے والی تمام اشیاء اصلاً حلال اور مباح ہیں اور کسی چیز کے حرام ہونے کے لیے دلیل شرعی کی ضرورت ہوگی¹⁵۔ البتہ مالکیہ کے ہاں ایک اور قول بھی ملتا ہے کہ جن اشیاء میں منفعت (غالب) ہو ان میں اصل اباحت ہوگی اور جن میں مضرت (غالب) ہو ان میں اصل ممانعت ہوگی¹⁶۔ لیکن یہ قول صرف مالکیہ کا امتیاز نہیں بلکہ یہ تفصیل تمام فقہاء کے نزدیک ہے¹⁷۔

حنابلہ کا موقف

جمہور حنابلہ کے نزدیک کائنات میں پائی جانے والی تمام چیزیں اصلاً حلال ہیں اور کسی چیز کے حرام ہونے کے لیے دلیل شرعی کی ضرورت ہوگی۔⁽¹⁸⁾

خلاصہ

قاعدہ اشیاء میں اصل اباحت ہے مذاہب اربعہ میں مختلف فیہ ہے جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ یہ اختلافی قاعدہ ہے نہ کہ اتفاقی۔ تاہم جمہور اشیاء کی اباحت کے ہی قائل ہیں۔

مذکورہ قاعدے کا ثبوت آیت قرآنیہ سے

مذکورہ قاعدہ قرآن کریم کی کئی آیات سے ثابت ہے جن میں سے چند کا ذکر مندرجہ ذیل ہے:

هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا۔۔۔¹⁹

ترجمہ: وہی ہے جس نے زمین میں جو کچھ ہے تمہارے لیے پیدا کیا (آسان ترجمہ قرآن)
اس آیت کریمہ سے معلوم یہ ہوا کہ شریعت کا منشاء یہ ہے کہ انسان پر تنگی نہ ہو بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ اشیاء سے فائدہ اٹھائے۔
مولانا غلام رسول سعیدیؒ مذکورہ آیت مبارکہ کی تفسیر کے ذیل میں لکھتے ہیں:

"اس آیت میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اللہ وہی ہے جس نے تمہارے نفع کے لیے زمین میں تمام چیزوں کو پیدا کیا۔
اس آیت میں "لام" انتفاع کے لیے ہے۔ سبب اور تعلیل کے لیے نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ کے کسی فعل کی کوئی علت
نہیں ہوتی، اس آیت سے جمہور فقہاء اور اصولیین نے یہ استدلال کیا ہے کہ احکام شرعیہ کے وارد ہونے سے پہلے اصل
میں سب اشیاء مباح ہیں پھر جب احکام شرعیہ وارد ہوئے تو بعض کام واجب ہو گئے اور بعض کام حرام ہو گئے۔" 20 -

سورۃ الانعام میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِّرَ عَلَيْكُمْ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ 21 ۛ
”اور تمہارے لیے کوئی رکاوٹ ہے جس کی بنا پر تم اس جانور میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لے لیا گیا ہو؟ حالانکہ
اس نے وہ چیزیں تمہیں تفصیل سے بتادی ہیں جو اس نے تمہارے لیے (عام حالات) میں حرام قرار دی ہیں، البتہ جن
کو کھانے پر تم بالکل مجبور ہی ہو جاؤ (تو ان حرام چیزوں کی بھی بقدر ضرورت اجازت ہو جاتی ہے)۔“

شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں:

یہ آیت کریمہ دو طریقوں سے (اشیاء میں اباحت اصل ہونے پر) دلالت کرتی ہے: پہلا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر اس
وجہ سے توجیح کی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح شدہ جانوروں کو نہیں کھاتے، اگر اشیاء میں اصل اباحت نہ ہوتی تو یہ
ذم اور توجیح نہ ہوتی۔ دوسری بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: (وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ) جس کا مطلب یہ ہے کہ
اللہ تعالیٰ نے حرام چیزوں کا بیان کیا ہے۔ لہذا جس چیز کی حرمت اللہ تعالیٰ نے بیان نہ کی ہو وہ حرام نہیں اور جو حرام
نہیں وہ حلال (مباح) ہے۔ 22 -

سورۃ المائدہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمْ الطَّيِّبَاتُ 23 ۛ

ترجمہ: لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لیے کوئی چیزیں حلال ہیں؟ کہہ دو کہ: تمہارے لیے تمام پاکیزہ چیزیں
حلال کی گئی ہیں۔ (آسان ترجمہ قرآن)

علامہ شبیر احمد عثمانیؒ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"حلال کا دائرہ تو بہت وسیع ہے چند چیزوں کو چھوڑ کر جن میں کوئی دینی یا بدنی نقصان تھا، دنیا کی تمام ستھری اور پاکیزہ چیزیں حلال ہیں"۔²⁴

سورۃ الاعراف میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ²⁵

ترجمہ: اور کھاؤ اور پیو اور فضول خرچی مت کرو۔ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ فضول خرچ لوگوں کو پسند نہیں کرتا۔ (آسان ترجمہ قرآن)

مفتی محمد شفیع لکھتے ہیں:

"اشیاء عالم میں اصل اباحت و جواز ہے۔ جب تک کسی دلیل سے حرمت و ممانعت ثابت نہ ہو کوئی چیز حرام نہیں ہوتی ایک مسئلہ اس آیت سے احکام القرآن میں جصاص کی تصریح کے مطابق یہ نکلا کہ دنیا میں جتنی چیزیں کھانے پینے کی ہیں۔ اصل ان میں یہ ہے کہ وہ سب جائز اور حلال ہیں۔ جب تک کسی خاص چیز کی حرمت و ممانعت کسی دلیل شرعی سے ثابت نہ ہو جائے ہر چیز کو جائز و حلال سمجھا جائے گا۔ اس کی طرف اشارہ اس بات سے ہوا کہ کُلُوا وَاشْرَبُوا کا مفعول ذکر نہیں فرمایا کہ کیا چیز کھاؤ پیو اور علماء کی تصریح ہے کہ ایسے موقع پر مفعول ذکر نہ کرنا اس کے عموم کی طرف اشارہ ہوا کرتا ہے کہ ہر چیز کھا سکتے ہو؛ بجز ان اشیاء کے جن کو بالتصریح حرام کر دیا گیا ہو"۔²⁶

مذکورہ آیات کی تفسیر سے معلوم ہوتا ہے کہ اشیاء میں اباحت ہے اور حرمت کے لیے دلیل شرعی کا ہونا ضروری ہے۔

مذکورہ قاعدے کا ثبوت احادیث نبویہ سے

اباحتِ اصلیہ کے قائلین نے اپنے موقف پر قرآن کے علاوہ احادیث سے بھی استدلال کیا ہے جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے فرائض مقرر کیے ہیں انہیں ضائع مت کرو، اور حدود مقرر کیے ہیں ان سے تجاوز نہ کرو، اور بہت سی چیزوں کے بارے میں خاموشی اختیار فرمائی ہے نہ اس وجہ سے کہ وہ بھول گیا ہے بلکہ تم پر رحم کرتے ہوئے، لہذا انہیں قبول کرو اور تکلف سے کام نہ لو"۔²⁷

ایک اور جگہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"حلال وہ ہے جسے اللہ نے حلال قرار دیا اور حرام وہ ہے جس کو اللہ نے حرام قرار دیا اور جس چیز سے وہ خاموش رہا وہ معاف ہے"۔²⁸

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں جو چیز حلال قرار دی ہے وہ حلال ہے اور جو چیز حرام قرار دی ہے وہ حرام ہے اور جس چیز کے متعلق خاموشی اختیار کی ہے وہ قابلِ معافی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی دی ہوئی رعایتیں قبول کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی چیز کو بھولنے وال نہیں ہے۔"²⁹

اس حدیث کی تشریح میں ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں کہ جس چیز کی حلت و حرمت کا بیان اللہ تعالیٰ نے نہ کیا ہو تو وہ معاف (مباح) ہے اس سے معلوم ہوا کہ اشیاء میں اصل اباحت ہے۔³⁰

مذکورہ قاعدے کا ثبوت اجماع سے

اشیاء میں اصل اباحت ہے (یعنی کائنات میں پائی جانے والی تمام چیزیں اصلاً مباح ہیں اس پر پوری اُمت کا اجماع ہے، علامہ ابن تیمیہؒ نے فتاویٰ ابن تیمیہ میں اس اصول کے بارے میں تمام علماء کے اجماع کا قول نقل کیا ہے۔³¹

مذکورہ قاعدہ قیاس اور عقل کی روشنی میں

مذکورہ قاعدہ قرآن و سنت اور اجماع کے علاوہ عقل اور قیاس کے بھی عین مطابق ہے۔

عبداللہ بن یوسف الجریج فرماتے ہیں:

"یہ قاعدہ قرآن و سنت کی صریح نصوص سے ثابت ہے اور صریح عقل و قیاس کے مطابق ہے کیونکہ شریعت کے عظیم مقاصد میں سے یہ ہے کہ حرج اور تنگی نہ ہو اور مباح ہونے میں مکلف کو کام کرنے اور نہ کرنے کا اختیار ہوتا ہے، جس سے حرج ختم ہو جاتا ہے۔"³²

مذکورہ قاعدے سے مستثنیٰ اشیاء

قاعدہ اباحت کے ذیل میں بعض امور ایسے ہیں جن پر قاعدہ اباحت کا اطلاق نہیں ہوتا۔ ذیل میں ان امور کو بیان کیا جاتا ہے:

1- نجس اشیاء

جو چیزیں نجس ہیں ان میں اصل اباحت نہیں بلکہ حرمت ہے۔³³

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ۔³⁴

ترجمہ: اے ایمان والو! شراب، جوا، بتوں کے تھان اور جوے کے تیر یہ سب ناپاک شیطانی کام ہیں، لہذا ان سے بچو، تاکہ تمہیں فلاح حاصل ہو (آسان ترجمہ قرآن)۔

2- مضراشیاء

مضراشیاء میں اصل حرمت ہے، جب کہ فائدے والی چیزوں میں اصل اباحت ہے³⁵۔ مشہور فقیہ علامہ عبدالرحمن المقدسی فرماتے ہیں: "مضر چیزیں بھی حرام ہیں جیسے زہر وغیرہ"³⁶۔ ضرر والی اشیاء میں حرمت اصل ہونے کی دلیل آپ ﷺ کا یہ ارشاد مبارک ہے: "لا ضرر ولا ضرار"³⁷۔ ترجمہ: (اسلام میں) نقصان اٹھانا اور نقصان پہنچانا جائز نہیں۔

3- شرمگاہ (فروج)

فروج بھی اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں، یعنی ان میں بھی اصل حرمت ہے جب تک اباحت کی دلیل نہ ہوگی انہیں حرام تصور کیا جائے گا۔ فقہاء نے لکھا ہے:

"الأصل في الأيضاع التحريم"³⁸۔

شرمگاہوں میں اصل تحریم ہے۔

قاعدہ اباحت سے اس کے استثناء کی وجہ یہ ہے کہ اسلام نے شرمگاہوں کو محفوظ و مامون قرار دیا ہے اس لیے ان میں حرمت کو اصل ٹھہرایا گیا۔ ان کا جواز صرف توالد و تناسل کی ضرورت کی وجہ سے ہے اسی لیے فقہاء کہتے ہیں۔ "نکاح میں اصل حرمت ہے یہ صرف توالد و تناسل کی وجہ سے مباح کیے گئے ہیں"³⁹۔

4- جان، مال اور عزت و آبرو

اس قاعدے سے خون، مال اور عزت و آبرو بھی مستثنیٰ ہیں، کیونکہ جان، مال اور عزت و آبرو میں اصل حرمت ہے⁴⁰۔ اس استثناء کی بنیاد درج ذیل حدیث مبارکہ ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "فإن دماءكم، وأموالكم، وأعراضكم، بينكم حرام۔"⁴¹۔ ترجمہ: بے شک تمہارے خون تمہارے اموال اور تمہاری عزتیں تم پر حرام ہیں۔

5- عبادات

مذکورہ قاعدہ عبادات پر بھی منطبق نہیں ہوتا اس لیے کہ عبادات میں اصل توقف ہے اور کوئی خاص طریقہ جس کے بارے میں شریعت خاموش ہو اسے عبادت نہیں سمجھا جائے گا کیونکہ عبادات اور ان کے ہیئت و طریقہ کو قرآن و سنت سے ہی ثابت کیا جاسکتا ہے ورنہ نئی نئی عبادات کے ایجاد کا حق ہوگا اور وہ ایجاد کردہ عبادتیں اس اصول پر درست اور مباح قرار پائیں گی جس کے نتیجے میں بدعت کے دروازے کھولیں گے۔

علامہ ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں:

"عبادات میں اصل توقف ہے لہذا کسی چیز کو عبادت نہیں کہا جائے گا جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی مشروعیت نہ ہو، ورنہ اس آیت کریمہ کے مصداق بن جائیں گے:" ارشاد باری تعالیٰ ہے:

أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُمْ مِنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللَّهُ⁴²

ترجمہ: کیا ان (کافروں) کے کچھ ایسے شریک ہیں جنہوں نے ان کے لیے ایسا دین طے کر دیا ہے جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی ہے؟

جب کہ عبادات میں اصل اباحت اور جواز ہے لہذا کسی عادت کو ناجائز نہیں کہا جائے گا جب تک شریعت سے اس کا عدم جواز ثابت نہ ہو⁴³۔

مذکورہ قاعدہ کی تطبیق سے متعلق کچھ اہم ضوابط مع جدید امثلہ

ضابطہ نمبر 1

اگر حلت و حرمت دونوں کے دلائل پائے جائیں لیکن کوئی مرجع نہ ہو تو حرمت کو ترجیح ہوگی⁴⁴۔

ضابطہ نمبر 2

جن چیزوں میں اصل حلت ہے ان پر حرمت کا حکم اس وقت تک نہیں لگا سکتے جب تک اس کا تحقیقی ثبوت نہ ہو⁴⁵۔

ضابطہ نمبر 3

جن چیزوں میں اصل حرمت ہے ان پر حلت کا حکم اس وقت تک نہیں م لگا سکتے جب تک اس کا تحقیقی ثبوت نہ ہو⁴⁶۔

مثال

گوشت میں اصل حرمت ہے لہذا گوشت اور اس کی مصنوعات کو حلال قرار دینے کے لیے حلت کی دلیل ضروری ہے۔ مسلم ممالک میں تیار شدہ گوشت اور اس کی مصنوعات میں جانب حلت کو ترجیح ہوگی الا یہ کہ حرمت کا ثبوت مل جائے۔ اس کے برعکس غیر مسلم ممالک

میں تیار شدہ گوشت اور اس کی مصنوعات میں جانب حرمت کو ترجیح ہوگی اور حلت کے ثبوت کے لیے دلیل ضروری ہے، کیونکہ ظن غالب یہ ہے کہ اول الذکر میں شرعی ذبیحہ کی شرائط کو پورا کیا جاتا ہے اور ثانی الذکر میں نہیں⁴⁷۔

ضابطہ نمبر 4

اگر مشکوک چیز کا پایا جانا یقینی ہو لیکن یہ معلوم نہ ہو کہ حلال ہے یا حرام تو جانب حرمت کو ترجیح ہوگی⁴⁸۔

ضابطہ نمبر 5

یہ قاعدہ ان اشیاء پر لاگو ہوگا جو قدرتی حالت میں ہوں، انسانی صنعت کے دخل کے بعد حکم بدل سکتا ہے۔ چنانچہ نباتات (مثلاً پھل اناج وغیرہ) میں اصل اباحت ہے لہذا ان کو اس وقت تک حرام قرار نہیں دے سکتے جب تک اس کی دلیل نہ ہو۔ البتہ جب ان سے مصنوعات بنتی ہیں یا ان کی پیکنگ وغیرہ ہوتی ہے تو ان میں مختلف چیزیں ڈالی جاتی ہیں۔ چنانچہ اگر کسی مشکوک چیز کے ڈالے جانے کا یقین یا ظن غالب ہو تو مذکورہ قاعدہ پر عمل نہیں ہوگا بلکہ حلت کے لیے دلیل ضروری ہے⁴⁹۔

مثال

پھل حلال ہیں لیکن جب ان سے جو س تیار کیا جاتا ہے تو اس میں مختلف مقاصد کے لیے مختلف اشیاء ملائی جاتی ہیں جن میں سے بعض مشکوک بھی ہوتی ہیں، مثلاً: کوچنیل (قرمز) کیڑے کو کچل کر حاصل کردہ سرخ رنگ جسے کارمنک ایسڈ کہا جاتا ہے (اس کا ای نمبر 120 ہے)۔ پس معلوم ہوا کہ انسانی فعل سے حکم بدل سکتا ہے⁵⁰۔

ضابطہ نمبر 6

اگر کوئی چیز پہلے حرام یا نجس تھی بعد میں حلت کا احتمال پیدا ہو گیا لیکن اس کا یقین نہ ہو تو جانب حرمت کو ترجیح ہوگی اور اگر اس کے برعکس ہو تو جانب حلت کو ترجیح ہوگی۔ تبدیل ماہیت میں اگر شک ہو تو اس قاعدے کو پیش نظر رکھنا چاہیے۔ گویا اس صورت میں مذکورہ قاعدہ کی بجائے الاصل بقاء ماکان علی ماکان پر عمل ہوگا⁵¹۔

مثال

جیلٹن ایک کثیر المقاصد اور کثیر الاستعمال پروٹین ہے۔ چنانچہ درج ذیل چیزوں میں اس کا استعمال عام ہے:

❖ ٹافیاں

❖ آئس کریم

❖ ڈیزرٹ (کھانے کے بعد دی جانے والی میٹھی چیز)

❖ دوائیں

❖ کاسمیٹکس

❖ دہی

❖ فوٹو گرافی وغیرہ

یہ خنزیر، گائے، مچھلی، بعض سبزیاں وغیرہ سے حاصل ہوتا ہے۔

اس کی کل پیداوار کا 44٪ خنزیر کی کھال سے حاصل ہوتا ہے اور 57٪ گائے کی ہڈیوں اور کھال سے۔ نیز دنیا بھر میں اس کی کل پیداوار کا 78٪ امریکہ اور یورپ پیدا کرتے ہیں۔ اب ظاہر ہے کہ درآمد شدہ جیلیٹن کے حرام ہونے کے امکانات زیادہ ہیں، اور اس کے حلال ہونے کے لیے ایک صورت یہ ہے کہ اس کی ماہیت بدل جائے۔ چنانچہ جب تک یہ ثابت نہ ہو اس کو حلال قرار نہیں دے سکتے⁵²۔

ضابطہ نمبر 7

کیڑے کھڑوں اور حشرات الارض میں جمہور فقہاء کے نزدیک اصل حرمت ہے بوجہ استنباط کہ لہذا جن چیزوں میں ان کا پایا جانا یقینی ہو ان میں تعارض کے وقت جانب حرمت کو ترجیح ہوگی، اور اگر محض احتمال ہو تو جانب حلت کو ترجیح⁵³۔

مثال

مختلف مصنوعات مثلاً کاسمیٹکس میں ڈالا جانے والا سرخ رنگ (جس کا ای نمبر 120 اور صنعتی نام کارمینک ایسڈ ہے) بکثرت کو چنیل (قرمز) کیڑے کو پکل کر حاصل کیا جاتا ہے۔ اب اگر کسی مصنوع میں یہ ای نمبر ڈالا جاتا ہو یا اس کا ظن غالب ہو تو اس مصنوع کو اس وقت تک حلال قرار نہیں دے سکتے جب تک حلت کی کوئی دلیل (مثلاً تبدیل ماہیت) نہ پائی جائے۔ لیکن محض سرخ رنگ کی بنا پر کسی چیز کو حرام قرار نہیں دیا جاسکتا کیونکہ اس کو حلال ذرائع سے بھی حاصل کیا جاسکتا ہے۔ البتہ درآمدی مصنوعات کے حوالے سے اور درآمد شدہ سرخ رنگ کے حوالے سے حتیٰ الوسع تحقیق ضروری معلوم ہوتی ہے کیونکہ تجارتی سطح پر بیرون ملک بالخصوص یورپی ممالک میں مذکورہ کیڑے سے سرخ رنگ کا حصول بڑے پیمانے پر ہو رہا ہے⁵⁴۔

ضابطہ نمبر 8

اگر حرام چیز کی ملاوٹ ثابت ہو جائے اگرچہ قلیل مقدار میں ہو تو وہ چیز اس قاعدے کی رو سے حلال نہیں ہوگی۔ البتہ دیگر قواعد پر اس کو پرکھا جائے گا کہ حلال کا حکم اس پر لگا سکتے ہیں کہ نہیں⁵⁵۔

ضابطہ نمبر 9

جن اشیاء میں انسانی اجزاء و اعضاء ملائے جاتے ہیں ان میں حرمت کو ترجیح ہوگی۔

مثال

ڈبل روٹی اصلاحاً حلال ہے کیونکہ اس کے اجزاء عام طور پر حلال ہوتے ہیں لہذا عام حالات میں تحقیق کی ضرورت نہ ہوگی۔ لیکن اگر اس میں ایل سیسٹین (L-cysteine) ملا یا جائے تو پھر تحقیق ضروری ہوگی کیونکہ مذکورہ جز زیادہ تر انسانی بالوں اور بلخ کے پروں سے حاصل کیا جاتا ہے۔ نیز خنزیر کے بال، گائے کے سینگ اور پٹروں کی ذیلی مصنوعات سے بھی حاصل کیا جاتا ہے۔ اب ظاہر ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے مذکورہ قاعدہ پر عمل نہیں ہو سکتا۔

ضابطہ نمبر 10

ملٹی نیشنل کمپنیاں حکم میں غیر مسلم ممالک کی طرح ہونگی، کیونکہ ان کے مالک اکثر و بیشتر غیر مسلم ہوتے ہیں اور ان کے اجزاء ترکیبی بھی اکثر و بیشتر باہر سے آتے ہیں اگرچہ حتمی مصنوعات کسی مسلم اکثریتی ملک میں تیار ہوں۔

مثال

چکن کیوب ایشیائی ممالک (بشمول پاکستان) میں کثرت کے ساتھ فروخت ہوتا ہے اور اس میں مرغی کے گوشت کے اجزاء یقینی طور پر پائے جاتے ہیں۔ لیکن اس کے بنانے والی ایک مشہور اور ملٹی نیشنل کمپنی ہے۔ اب یہ نہیں معلوم کہ گوشت کے یہ اجزاء کہاں تیار ہوئے اور کس نے تیار کیے؟ اس لیے ہماری رائے میں ملٹی نیشنل کمپنیوں کی ایسی اشیاء کی تحقیق ہونی چاہیے⁵⁶۔

نتیجہ بحث

مذکورہ قاعدہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جمہور اشیاء کی اباحت کے قائل ہیں اور یہ بات قرآن و سنت، اجماع اور قیاس سے بھی ثابت ہے۔ البتہ اس قاعدہ سے کچھ اشیاء کو فقہاء نے مستثنیٰ قرار دیا ہے جن کا مسائل کے بیان کرنے میں خیال رکھنا ضروری ہے۔ اور قاعدہ کے استعمال میں افراط و تفریط کا شکار ہوئے بغیر قرآن و سنت اور فقہاء کے استنباط کو سامنے رکھ کر پیش آمدہ مسائل اور بالخصوص غیر مسلم ممالک سے کھانے پینے اور کاسمیٹکس کی شکل میں درآمد ہونے والی اشیاء کے (حلت و حرمت سے متعلق) حکم کا تعین کیا جائے۔ اول تو اس لیے کہ یہاں ان اشیاء میں حرام کے استعمال کا غالب گمان ہے بلکہ بعض صورتوں میں متحقق ہے پھر اس پر مستزاد یہ کہ خود ان ممالک کے متدین لوگ ان اشیاء کو استعمال کرنے سے گریزاں ہیں۔ ان کا یہ طرز عمل اگرچہ حجت نہیں تاہم کم از کم یہ تائید ضرور ہے۔ مزید یہ کہ اس قاعدہ/ اصول کو اتنا زیادہ عام بھی نہیں کرنا چاہیے جس کی وجہ سے موجودہ دور کی مصنوعات میں تحقیق کا

مزاج ہی ختم ہو جائے۔ تحقیق کا مزاج اس وقت تک رہے گا جب تک انسان غور و خوض کرتا رہے گا۔ اگر پہلے سے ہی طے کر لیا جائے چیزوں میں اباحت اصلیه کا اصول ہے لہذا ہمیں کسی چیز میں زیادہ غور کرنے کی ضرورت نہیں تو پھر مسلمان حرام کی طرف چلے جائیں گے۔ بہت سے ایسی حرام چیزیں ہیں جو ہماری مصنوعات میں شامل ہو جاتی ہیں اگرچہ ہمارے پاس شرعی ذریعہ تو نہیں کے ہم ان کے بارے میں واضح طور پر حرام کا حکم لگائیں۔ لیکن یہ ہے اگر وہ مصنوع مکروہ کے درجے میں رہے گی تو بہر حال اس کا اثر ہماری صحت، اخلاقیات اور معاملات پر بھی پڑے گا۔ اس لیے کہ حرام کا جو اثر ہے وہ انسان کے پورے جسم پر آتا ہے۔ یعنی حلال کا اثر بھی انسان کے پورے جسم پر آتا ہے۔

References

- ¹ - السیوطی، جلال الدین، الاشباہ والنظائر، دار الکتب العلمیہ، 1990ء، 60/1؛ الحنفی، محمد بن علی بن محمد الحنفی المعروف بعلاء الدین، الدر المختار شرح تنویر الأبصار وجامع البحار، دار الکتب العلمیہ، 1423ھ، 20/1
- Al-Syūṭy, Jalāl Al-Dīn, Al Ashbāh Wal Nẓāir, Dar Al- ktb Al-Ilmiyah, 1990, vol:1, p:60; Al-hSkfy, Al-hnfy, Muhammad bn Alī bn Muhammad Al-hSnī, Al Dur Al Mukhtār Shrh Tanwīr Al-AbṢār Wa Jam' Al-Bḥar, Daral-ktb Al-Ilmiyah, 1423A.H, vol:1, p:20
- ² - السرخسی، شمس الامت، محمد بن احمد بن ابی سہل، المبسوط، بیروت، دار المعرفہ، 1993ء، 77/24
- Al-Srkhsy, Shams Al-' Aimmah, Muhammad bn Ahmad bn Aby Shl, Al-Mbsūt, Beirut, Dar Al-m' ārifah, 1993, vol:24, p:77
- ³ - ابن عبد البر، النفری، القزطبی، ابو عمرو یوسف بن عبد اللہ بن محمد، التمسید لما فی الموطا من المعانی والاسانید، تحقیق، مصطفیٰ بن احمد العلوی۔، وزارة عموم الاوقاف و الشؤون الاسلامیہ۔ المغرب، 1387ھ، 95/17
- Ibn-e- ' Abd Al-Br, Al-Nmrī, Al-Qurṭby, Abū ' Amr Yūsuf bn Abdullah bn Muhammad, Al-Tmhīd Imā fy Al-m' ūṭa min Al-M' eany Wal-Asanīd, Wezaret ' Am' ūm Al-Aūqāf Wal-Sh' ūwn Al-Islamiah – Al-Mghrib, 1387 A.H, vol:17, p:95
- ⁴ - نفس المصدر، 205/9
- Ibid, vol:9, p:205
- ⁵ - الرازی، فخر الدین، ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن الحسن بن الحسن التیمی، المحصول، تحقیق، ڈاکٹر طیفایض العلوانی، مؤسسہ الرسالہ، 1997ء، 97/6
- Al-Razy, Fakhr Al-Dīn, Abū Abdullah Muhammad bn ' Umer bn Al- ḥasan bn Al- ḥusīn Al-Taīmy, Al-MḥṢūl, M' wssaseh Al-Risālah, 1997, vol:6, p:97
- ⁶ - بخت شید، فقہی قاعدہ "الاصول فی الاشیاء" کی توضیح اور عملی تطبیق، بر جس، ج 2 ش 1، جنوری۔ جون 2015ء، ص 112

The Principle of Ibaḥat-e-Aṣḥiah (Permissibility by Default)
and its Scope -A Research Based Study

Bkht-e-Shīd, Fiqhy qa'idah " Al-Aṣḥī fy Al-Ashīā " ky Tūdhīh aūr 'Amly Tṭbīq, Birjus, January-June, 2015, vol:2, part:1, p:112

⁷ - شعبہ شرعی تحقیق، حلال فاؤنڈیشن، اشیاء میں اصل اباحت کے تناظر میں درآمد شدہ اشیاء کا حکم، شعبہ نشر و اشاعت، حلال فاؤنڈیشن کراچی، پاکستان، س-ن، ص

3-2

Sh'ebah Sher'ey Thqīq, Halāl Foundation, Ashīā' Maīn Aṣḥal Ibaḥat ky Tnazur Maīn Drāmed Shudah Ashīā' ka ḥukm, Sh'ebah Nshrū Asha'et, Halal Foundation, Karachi, Pakistan, N-D, p:2-3

⁸ - البخاری، عبد العزیز، کشف الاسرار عن اصول فخر الاسلام البرزوی، مکتبہ الصنائع، 1307، ص 146/3

Al-Bukhāry, A'bdul Azīz, Kshf Al-Asrār U'n Aṣḥul-e-Fkhral-Islam Al-Bzdwiy, Mktb Al-Ṣna'e, 1307 A.H, vol:3, p:146

⁹ - وزارة الاوقاف والشؤون الاسلامیة - الکویت، الموسوعة الفقهیة الکویتية، الکویت، دار السلسل، 1404-1427، 108/19

Wezārah Al-Aūqāf Wa Al- Sha'wn Al- Islāmiah Al-Kuwait, Al- Mwsaw'ah Al-Fiqhīah Al-kuwaitīah, Dar Al-Selāsil, 1404-1427h, 6/31

¹⁰ - اشیاء میں اصل اباحت کے تناظر میں درآمد شدہ اشیاء کا حکم، ص 9

Ashīā' Maīn Aṣḥal Ibaḥat ky Tnāzur maīn Drāmed shudah Ashīā' ka ḥukem, p:9

¹¹ - الزرکشی، ابو عبد اللہ، بدر الدین محمد بن عبد اللہ بن بہادر، دار الکتبی، البحر المحیط فی اصول الفقہ، 1994ء، 214/1

Al-Zrkshy, Abu Abdullah, Badar Al-Dīn Muhammad bn Abdullah bn Bhadur, Dar Al-ktby, Al-Bhr Al-Muhīt Fy Aṣḥul Al-fiqh, 1994, vol:1, p:214

¹² - شاہ، عارف علی، مفتی، حلال سرٹیفیکیشن (شریعت کی روشنی میں)، کراچی، ادارۃ النور، 2015ء، ص 102

Shah, 'Arif Ali, Mufty, Halāl Certification (Sharī'at ky Rūshny Maīn), Karachi, Idarah Al-Nūr, 2015, p:102

¹³ - ابن عابدین، الحنفی، محمد امین، حاشیہ رد المحتار علی الدر المختار، بیروت، دار الفکر، 1415، 113/1، 161/4؛ ابن نجیم، زین الدین بن ابراہیم بن محمد،

المصری، الاشباہ والنظائر، دار الکتب العلمیة، بیروت - لبنان، 1419ھ، 57/1

Ibn-e-`ābedīn, Al- ḥnfy Muhammad Amin, Hāshīa Rud Al-Mukhtār `Elā Al-Dur Al-Mukhtar, Bīrut, Dar Al-Fkr, 1415A.H, vol:1, p:113; Ibn Nujām, Zain Al-Dīn bn Ibrahīm bn Muhammad, Al-MṢrī, Al-Ashbāh Wa Al-nzā'ir, Dar Al-ktb Al-'Imīah, Beirut-Lebanon, 1419A-H, vol:1, p:57

¹⁴ - الاشباہ والنظائر (للسیوطی)، 60/1

Al-Ashbāh Wa Al-Nzā'ir (Lil Syūṭy), vol:1, p:60

- ¹⁵ -ابن عاشور، التونسي، محمد الطاهر بن محمد بن محمد الطاهر، التحرير والتنوير، تونس، الدار التونسية للنشر، 1984، 1/381؛ الشنقيطي، الولائي محمد يحيى بن عمر المختار، اتصال السالك في اصول الامام مالك، تونس، المطبعة التونسية، 1928، ص 20
- Ibn-e- ' āshūr, Al-Tūnsy, Muhammad Al-ṭahir bn Muhammad, Al-Thrīr Wa Al-Tenwīr, Tunus, Al-Dar Al-Tūnsīah lil-Nshr, 1984, vol:381, p:1; Al-Shenqīty, Al-Wlāty Muhammad Yhyā bn 'Umer Al-Mukhtar, Aīsal Al-Salik fy UṢūle Al-Imām Mālik, Tunus, Al-mtb'ah Al-Tūnsīa, 1928, p:20
- ¹⁶ -اتصال السالك في اصول الامام مالك، ص 20
- Aīsal Al-Salik fy UṢūle Al-Imam Malik, p:20
- ¹⁷ -حلال سرثيفيكيشن، ص 103
- Halāl Certification, p:103
- ¹⁸ -ابن قدامة، المقدسي، ابو محمد موقف الدين عبد الله بن احمد، المغني، مكتبة القاهرة، س-ن، 412/9
- Ibn-e-Qdamah, Al-Muqedsy, Abu Muhammad Mūqaf Al-Dīn Abdullah bn Ahmad, Al-Mghny, Mktbah Al-Qaherah, N-D, vol:9, p:412
- ¹⁹ -البقرة: 29
- Al-Baqerah, 2:29
- ²⁰ -سعيدى، غلام رسول، تبيان القرآن، لاهور، فريد بك سٹال، 2003، 1/346-348
- Sa'īdy, Ghulam Rasūl, Tbīān Al-Qurān, Lahore, Farīd Book Stall, 2003, vol:1, p:346-348
- ²¹ -سورة الانعام: 6: 119
- Al-An'ām, 6:119
- ²² -ابن تيمية، تقي الدين، ابو العباس احمد بن عبد الحليم، مجموع الفتاوى، تحقيق، عبد الرحمن بن محمد بن قاسم، المملكة العربية السعودية، المدينة النبوية، مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف، 1995، 21/536
- Ibn-e-Taīmīah, Tqy Al-Dīn, Abu Al-'Abbās Aḥmad bn 'Abdal-ḥalīm, Mjmū'e Al-Ftawā, Al-Memlekt Al-'Arbīah Al-Sa'ūdīah, Al-Madīnah Al-nabawīah, Mjm'e Al-Mlk Fhd lṭba'ah Al-MuṢḥuf Al-Sharīf, 1995, vol:26, p:536
- ²³ -المائدة: 5: 4
- Al-Mā'idah, 5:4
- ²⁴ -عثمانى، شبير احمد، تفسير عثمانى، مكتبة الحسن، لاهور، جامعہ اشرفیہ، 2004، 1/499
- Usmāny, Shabīr Ahmad, Tafsīr 'Usmāny, Mktbah Al-ḥasan, Lahore, Jām'ia Ashrafīah, 2004, vol:1, p:499
- ²⁵ -الاعراف: 7: 31

The Principle of Ibaḥat-e-Aṣḥiah (Permissibility by Default)
and its Scope -A Research Based Study

Al-A' rāf,7:31

²⁶- محمد شفيع، مفتي، تفسير معارف القرآن، كراچی، ادارة المعارف، س-ن، 545/3

Muhammad Shaf ī', Mufty, Tafsīr M'earif Al-Qurān, Karachi, Idarah Al-m'earif, N-D, vol:3,p:545

²⁷- الطبرانی ابوالقاسم، سليمان بن احمد بن ايوب بن مطير اللخمي الشامي، المعجم الصغير، تحقيق، محمد شكور محمود الجعفي، دار عمار-بيروت، عمان، 1405هـ، 249/2.

ج:1111

Al-Tbrany Abu Al-Qasim, Sulīman bn Ahmad bn Ayūb bn Muṭīar, Al Mo'jum Al-Ṣeghīr, Dar 'Ammār-Bīrut, Ommān, 1405A.H,vol:2, p:249, Hadith no:1111

²⁸- الترمذي، أبو عيسى، محمد بن عيسى بن سورة بن موسى بن الضحاك، سنن الترمذي، الناشر: شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي- مصر، 1395هـ، باب: ما جاء في

لبس الفراء، ج:4، 220/4، ج:1726

Al-Tirmaḍī, Abu 'Eīsa, Muhammad bn 'Eīsa bn Al- Dhḥak, Sunan Al- Tirmaḍī, Al-Nashir, Sharikah Mktbah Al- ḥlbī- Egypt, 1395 A.H, Bāb: Mā jā' Fy lubsi Al-Ferra', vol:4,p:220, Hadith no:1726

²⁹- البرزالي، أبو بكر أحمد بن عمرو بن عبد الخالق بن عبيد الله العنكي، مسند البرزالي، تحقيق، عادل بن سعد، المدينة المنورة، مكتبة العلوم والحكم، 2009ء، 26/10، ج:

4087

Al-Bezzār, Abu Bakar Ahmad bn 'Umr bn 'Abdul khaliq, Mesnud-e-Al-Bezzār, Thqīq, 'Aadil bn Sa'd, Al-Madīnah Al-Munaūrah, Mktbah Al-'Alūm Wa Al-ḥikam, 2009, Hadith no: 4087, vol:10,p:26

³⁰- ملا علي قاري، ابوالحسن نور الدين، مرقاة المفاتيح، بيروت، دار الفكر، س-ن، 479/12

Mulā ali qary, abu al-ḥsan nūr al-dīn, Mrqat al-mfatīh, bīrūt, Dar al-fkr, N-D, vol:12, p:479

³¹- مجموع الفتاوى، 538/21

Mjmū'e Al-Ftawā, vol:21,p:538

³²- الجليلي، عبد الله بن يوسف بن عيسى بن يعقوب، تيسير علم أصول الفقه، بيروت، دار صادر، 1997ء، 48/1

Al-Jdī 'e, Abdullah bn Yūsuf bn 'Esa bn Y'aqūb Al- Y'aqūb, Taīsīr 'Ilm-e-Usūle Al-fiqh, Bīrūt, Dar Sadir, 1997, vol:1,p:48

³³- المقدسي، عبد الرحمن بن إبراهيم بن أحمد، العدة شرح العمدة، القاهرة، دار الحديث، 1424هـ، 485/1

Al-Muqadusy, Abdur Rehman bn 'Ibrahīm bn Ahmad, Al-'Uddah Sherah Al-'Umdah, Al-Qahirah, Dar Al-Hadith, 1424 A.H, vol:1,p:485

³⁴- المائدة:90

Al-Mā'idah, 5:90

³⁵ - أحمد بن عبد الله بن حميد، الشرح على شرح جلال الدين المحلى للورقات، دار الكتب العلمية، س-ن، 1/222

Ahmad bn Abdullah bn Hamīd, Al-Sherah 'Ela Sherah Jālāl Al-Dīn, Al-Muhella Lil Weraqāt, Dar Al-Ktb Al-Ilmīah, D-N, vol:1, p:222

³⁶ - العدة شرح العمدة، 1/485

Al-'Uddah Sherah Al-'Umdah, vol:1, p:485

³⁷ - ابن ماجه، ابو عبد الله، سنن ابن ماجه، تحقيق، شعيب الارنؤوط، دار الرسالة العالمية، 1430هـ، باب: من بئى فى حقه ما يضر بجاهه، 3/430، ح: 2341

Ibn-e-Mājah, Abu Abdullah, Sunan Ibn-e-Mājah, Dar Al-Risalet Al-'Aālmīah, 1430 A.H, Bab: Mun Bna Fy Haqqihi Ma YDhrru Bijārihi, vol:3, p:430, Hadith no:2341

³⁸ - الاشباه والنظائر (للسيوطى)، 1/61؛ الاشباه والنظائر (لابن نجيم)، 1/57

Al-Ashbāh Wa Al-Nzā'ir (Lil Syūty), vol:1, p:61; Al-Ashbāh Wa Al-Nzā'ir (Li Ibn-e-Nujāim), vol:1, p:57

³⁹ - الخففى، محمد بن حسين، البحر الرائق شرح كنز الدقائق، دار الكتاب الاسلامى، س-ن، 3/255

Al-hnfy, Muhammad bn Husain, Al-Bhr Al-Ra'iq Sherah knz Al-Dqa'iq, Dar Al-ktāb Al-Islāmy, N-D, vol:3, p:255

⁴⁰ - القرافى، شهاب الدين احمد بن ادريس المالكى، شرح تنقيح الفصول، شرس الطباعية الفنية المتحدة، 1973، 3/204

Al-Qerafy, Shehab Al-Dīn Ahmad bn Idrīs Al-Malky, Sherah Tenqīh Al-FaṢūl, Sharikah Al-ṭba'ah Al-Fennīah Al-Muttaḥidah, 1973, vol:3, p:204

⁴¹ - البخارى، ابو عبد الله، محمد بن اسماعيل، الجامع المسند الصحيح المختصر من امور رسول الله ﷺ وسننه وايامه، تحقيق: محمد زهير بن ناصر الناصر، دار طوق

النجا، 1422هـ، كتاب العلم، باب قول النبى ﷺ رب مبلغ اوعى من سامح، 1/24، ح: 67

Al-Bukhāry, Abu Abdullah, Muhammad bin Isma'īl, Al-jam'e Al-Bukhāry, Dar tūq Al-Njat, 1442 A.H, Kitāb Al-'Ilm, Bab Qūl Al-Nabiyyi (Peace Be Upon Him) Rūba Mubelighin Aū'a Min Sam'e, vol:1, p:24, Hadith no:67

⁴² - الشورى، 42:21

Al-Shūra, 42:21

⁴³ - الجيزاني، محمد بن حسين بن حسن، معالم اصول الفقه عند اهل السنة والجماعة، دار ابن جوزى، 1427هـ، 1/310

Al-Jīzani, Muhammad bn Husaīn bn ḥasan, M'ealim AṢūl Al-fiqh 'Endi Ahle Al-Sunnah Wa Al-Jma'ah, Dar Ibn-e-Joūzi, 1427 A.H, vol:1, p:310

⁴⁴ - الاشباه والنظائر (للسيوطى)، 1/134

Al-Ashbāh Wa Al-nza'ir (Lil Syūty), vol:1, p:134

The Principle of Ibaḥat-e-Aṣḥiah (Permissibility by Default)
and its Scope -A Research Based Study

⁴⁵ -الاشباه والنظائر (لابن نجيم)، 76/1

Al-Ashbāh Wa Al-nẓa'ir (Li Ibn-e-Nujām), vol:1, p:76

⁴⁶ ابن قدامه، المقدسي، الشرح الكبير، سحر لطباية والنشر والتوزيع والإعلان، القاهرة - جمهورية مصر العربية، 1415 هـ، ص 22/4

Ibn-e-Qdāmāh, Al-Muqadusy, Al-Sherh Al-kabīr, Hjr Lil ṭba'ah Wa Al-Neshr., Al-Qāhirah Jmhūriyah MŞr Al- 'Arabūiah, 1415A.H, vol:4,p 22

⁴⁷ -اشياء میں اصل اباحت کے تناظر میں درآمد شدہ اشياء کا حکم، ص 15

Ashīa' Maīn AṢal Ibaḥat ky Tnāẓur maīn Drāmed shudah Ashīa' ka ḥukem, p:15

⁴⁸ الزركشي، ابو عبد الله، بدر الدين محمد بن عبد الله بن بهادر، البحر المحیط فی اصول الفقہ، دار الکتبی، 1994ء، 186/1

Al-Bhr Al-Muhīt Fy AṢūle Al-fiqh, 1994, vol:1, p:186

⁴⁹ -اشياء میں اصل اباحت کے تناظر میں درآمد شدہ اشياء کا حکم، ص 18

Ashīa' Maīn AṢal Ibaḥat ky Tnāẓur maīn Drāmed shudah Ashīa' ka ḥukem, p:18

⁵⁰ -نفس المصدر، ص 18

Ibid,p:18

⁵¹ -وہبہ، زحیلی، ڈاکٹر، الفقہ الاسلامی وادلہ، دمشق، دار الفکر، 1985ء، 534/8؛ اشياء میں اصل اباحت کے تناظر میں درآمد شدہ اشياء کا حکم، ص 20

Whbah, Zuḥāily, Dr, Al-Fiqh Al-Islāmy Wa Adillatuhu, Damascus, Dar Al-Fkr, 1985, vol:8,p:534; Ashīa' Maīn AṢal Ibaḥat ky Tnāẓur maīn Drāmed shudah Ashīa' ka ḥukem, p:20

⁵² -اشياء میں اصل اباحت کے تناظر میں درآمد شدہ اشياء کا حکم، ص 21

Ashīa' Maīn AṢal Ibaḥat ky Tnāẓur maīn Drāmed shudah Ashīa' ka ḥukem, p:21

⁵³ -وزارة الاوقاف والشؤون الاسلامیة -الکویت، الموسوعة الفقهیة الکویتية، الکویت، دار السلاسل، 1404-1427 هـ، 297/17؛ اشياء میں اصل اباحت کے

تناظر میں درآمد شدہ اشياء کا حکم، ص 21

Al- Mwsaw`ah Al-Fiqhīah Al-kuwaitīah, vol:17,p:297; Ashīa' Maīn AṢal Ibaḥat ky Tnāẓur maīn Drāmed shudah Ashīa' ka ḥukem, p:21

⁵⁴ -اشياء میں اصل اباحت کے تناظر میں درآمد شدہ اشياء کا حکم، ص 21

Ashīa' Maīn AṢal Ibaḥat ky Tnāẓur maīn Drāmed shudah Ashīa' ka ḥukem, p:21

⁵⁵ -نفس المصدر، ص 21

Ibid,p:21

⁵⁶ -نفس المصدر، ص 19

Ibid,p:19